

قانونی مشیر  
سید محمد باقر شاہ  
ایڈووکیٹ  
کراچی  
اسلام آباد  
فیصل آباد  
گوجرانوالہ  
انک



روزنامہ  
پی پی سی



Daily  
PPC  
News  
چیف ایڈیٹر  
سید علی گوہر شاہ

03005348382

ایڈیٹر: ملک ثاقب اقبال سانی

PCU پنجاب پریس کلب رجسٹرڈ اسلام آباد کے ذریعہ انتظام شائع ہونے والا اخبار PPC

جلد نمبر 26 / حصہ 5 / ہمارے اولین 1448 / 16 اکتوبر 2026 / صفحات: 4 / قیمت: 20 روپے شمار نمبر 411

تحریرات: 15 اکتوبر، 2026

## عورت فاؤنڈیشن اور اینڈنگ وائٹنس اکیسٹ ویمن اینڈ گرلز الائنس

کا دیہی خواتین کے عالمی دن پر غراج تحسین، حقوق کے تحفظ اور معاشی خود مختاری کے لیے موثر اقدامات کا مطالعہ



## عورت فاؤنڈیشن

Balochistan Chapter



# ERAW&G

Ending Violence Against Women & Girls

ضروریات کے مطابق صنعتی بنیادوں پر بھرت سازی کو موثر بنایا جائے اور تمام متعلقہ محکموں، بالخصوص محکمہ خواتین کی ترقی، زراعت، ایٹو اسٹاک، صحت، تعلیم، سماجی بہبود اور مقامی حکومتوں کے درمیان مربوط حکمت عملی اپنائی جائے۔ ضلعی سطح پر دیہی خواتین کی نمائندگی کے ساتھ مشاورتی کمیٹیاں تشکیل دی جائیں اور سرکاری منصوبوں کی پیش رفت کا باقاعدہ جائزہ لے کر نتائج عوام کے سامنے پیش کیے جائیں۔ دونوں اداروں نے اس بات پر بھی زور دیا کہ بلوچستان کی دیہی خواتین کو مقامی حکومتوں، کسٹم تنظیموں، ترقیاتی تنظیموں اور پالیسی سازی کے فورمز میں موثر نمائندگی دی جائے۔ ان کی ضروریات اور تجربات کو ترقیاتی منصوبوں میں شامل کیے بغیر پایدار اور جامع ترقی کا ہدف حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ عورت فاؤنڈیشن بلوچستان اور ایوانہ جی الائنس نے کہا کہ دیہی خواتین کی معاشی خود مختاری، سماجی تحفظ اور بنیادی حقوق کا احترام نہ صرف خواتین کی زندگیوں میں مثبت تبدیلی لانے کا بلکہ خاندانوں کی خوشحالی، غذائی تحفظ، غربت میں کمی اور بلوچستان کی مجموعی ترقی میں بھی اہم کردار ادا کرے گا۔ آخر میں سول سوسائٹی کے اداروں نے اس عزم کا اظہار کیا کہ وہ دیہی خواتین کے حقوق، تحفظ، باضطر بنانے اور صنعتی مساوات کے فروغ کے لیے اپنی کوششیں جاری رکھیں گے اور حکومت، سول سوسائٹی، نجی شعبے اور مقامی کمیونٹی پر زور دیا کہ وہ مل کر ایسا ماحول پیدا کریں جہاں بلوچستان کی ہر دیہی خاتون عزت، تحفظ، مساوی مواقع اور معاشی خود مختاری کے ساتھ زندگی گزار سکے۔ دیہی خواتین کی محنت کو تسلیم کرنا کافی نہیں؛ انہیں حقوق، وسائل، تحفظ اور ترقی کے مساوی مواقع فراہم کرنا بھی ہماری اجتماعی ذمہ داری ہے۔

معیاری تعلیم، فنی دہشت ورانہ تربیت، بنیادی صحت، زچہ و بچہ کی نگہداشت، غذائیت، صاف پانی اور محفوظ سفری سہولیات کی فراہمی کو ترجیح دی جائے۔ خواتین کسانوں اور مال مویشی پالنے والی خواتین کو جدید زرعی تربیت، موسمیاتی تبدیلیوں سے مطابقت رکھنے والی ٹیکنالوجی، بسترچ، مویشیوں کی صحت سے متعلق خدمات اور پالی کے موثر استعمال کے طریقوں تک رسائی فراہم کی جائے۔ اداروں نے مطالبہ کیا کہ خواتین کو آسان شرائط پر بلا سود یا کم لاگت قرضوں، مالیاتی خوشگلی، ڈیجیٹل بینکاری، کاروباری تربیت اور آن لائن و مقامی منڈیوں تک رسائی فراہم کی جائے تاکہ وہ اپنی زرعی پیداوار، دستکاری اور روایتی ہنر کو پائیدار کاروبار میں تبدیل کر سکیں۔ دیہی علاقوں میں خواتین کے لیے خصوصی کاروباری مراکز، مقامی مصنوعات کی نمائش و فروخت کے مواقع اور خواتین کی زیر قیادت کوآپریٹو اداروں کے قیام کی بھی حوصلہ افزائی کی جائے۔ انہوں نے مزید مطالبہ کیا کہ دیہی خواتین کے زمین اور وراثت کے حقوق کے تحفظ کے لیے قانونی آگاہی، مفت قانونی معاونت اور شکایات کے ازالے کا موثر نظام قائم کیا جائے۔ گھریلو تشدد اور دیگر صنعتی بنیادوں پر تشدد سے متاثرہ خواتین کے لیے محفوظ پناہ گاہوں، نفسیاتی و سماجی معاونت، قانونی مدد اور متعلقہ اداروں تک فوری رسائی کو یقینی بنایا جائے۔ مقامی سطح پر خواتین کے تحفظ اور انصاف کے نظام کو مضبوط بنانے کے ساتھ خواتین کے خلاف تشدد کی روک تھام کے لیے مردوں، قبائلی و سماجی رہنماؤں، استاذ اور مقامی کمیونٹی کو بھی شامل کیا جائے۔ عورت فاؤنڈیشن اور الائنس نے حکومت بلوچستان سے یہ بھی مطالبہ کیا کہ دیہی خواتین کے لیے مختص ترقیاتی بجٹ میں اضافہ کیا جائے، خواتین کی

تعداد کی محنت کو باقاعدہ معاشی قدر نہیں دی جاتی، جبکہ انہیں اپنی آمدنی، وسائل اور مستقبل سے متعلق فیصلوں میں بھی محدود اختیار حاصل ہوتا ہے۔ عورت فاؤنڈیشن اور ایوانہ جی الائنس کے بیان میں کہا گیا ہے کہ بلوچستان کی دیہی خواتین کو غربت، ناخواندگی، صحت کی ناقص سہولیات، غذائی قلت، صاف پانی کی عدم دستیابی، ضعیف سفری فاصلے، محدود روزگار، موسمیاتی تبدیلیوں، خشک سالی اور پانی کی کمی جیسے متعدد مسائل کا سامنا ہے۔ دور دراز علاقوں میں اسکولوں، بنیادی مراکز صحت، تربیتی اداروں اور مالیاتی خدمات تک محدود رسائی ان کی مشکلات میں مزید اضافہ کرتی ہے۔ دیہی خواتین کو زمین اور چاندی کی ملکیت، وراثت میں حصہ، زرعی وسائل، قرضوں اور منڈیوں تک رسائی حاصل کرنے میں بھی رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ ان کے چار گروہ زرعی اعلیٰ، دستکاری اور دیگر مصنوعات کو مناسب قیمت اور مارکیٹ نہ ملنے کے باعث ان کی معاشی خود مختاری متاثر ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ گھریلو تشدد، صنعتی اشتیاق کم عمری کی شادی، نقل و حرکت پر پابندیاں اور فیصلہ سازی میں محدود شرکت جیسے مسائل بھی خواتین کی ترقی کی راہ میں رکاوٹ بن سکتے ہیں۔ عورت فاؤنڈیشن اور ایوانہ جی الائنس نے اس امر پر زور دیا کہ دیہی خواتین کو محض امدادی خاص منصوبوں کے مستحقین کے طور پر دیکھنے کے بجائے انہیں ترقی کے عمل میں فعال شراکت دار، بے مزد کارکن، کاروباری شخصیات اور فیصلہ ساز تسلیم کیا جائے۔ ان کے مسائل کا پائیدار حل اسی صورت ممکن ہے جب حکومتی پالیسیوں، ترقیاتی منصوبوں اور بھرت سازی میں ان کی ضروریات اور ترجیحات کو مرکزی حیثیت دی جائے۔

عورت فاؤنڈیشن اور اینڈنگ وائٹنس اکیسٹ ویمن اینڈ گرلز الائنس (ایوانہ جی الائنس) کا دیہی خواتین کے عالمی دن پر غراج تحسین، حقوق کے تحفظ اور معاشی خود مختاری کے لیے موثر اقدامات کا مطالعہ "کوئڈ" (اسے کے شاخیں) عورت فاؤنڈیشن بلوچستان اور اینڈنگ وائٹنس اکیسٹ ویمن اینڈ گرلز الائنس (ایوانہ جی الائنس) بلوچستان نے دیہی خواتین کے عالمی دن کے موقع پر بلوچستان سمیت پاکستان بھر کی دیہی خواتین کی خدمات کو غراج تحسین پیش کرتے ہوئے وفاقی و صوبائی حکومتوں سے مطالبہ کیا ہے کہ دیہی خواتین کو تعلیم، صحت، روزگار، زمین و جائیداد کے حقوق، مالی وسائل، جدید زرعی سہولیات اور فیصلہ سازی کے عمل میں مساوی مواقع فراہم کرنے کے لیے ٹھوس اور قابل عمل اقدامات کیے جائیں۔ 15 اکتوبر کو ہر سال دیہی خواتین کا عالمی دن منایا جاتا ہے، جس کا مقصد زراعت، خوراک کی پیداوار، دیہی معیشت، خاندانوں کی کفالت اور معاشرتی ترقی میں خواتین کے اہم کردار کو اجاگر کرنے کے ساتھ ساتھ انہیں درپیش مسائل اور عدم مساوات کی تصدیق کرنا ہے۔ یہ دن اس حقیقت کی یاد دلاتا بھی ہے کہ دیہی خواتین کی محنت اور خدمات کے اعتراف کے ساتھ ان کے بنیادی حقوق، تحفظ اور ترقی کے مساوی مواقع یقینی بنانا ضروری ہے۔ بلوچستان میں دیہی خواتین زراعت، مال مویشیوں کی دیکھ بھال، دودھ اور دیگر زرعی مصنوعات کی تیاری، خوراک کے ذخیرے، گھریلو دستکاری، قالین بافی، کڑھائی، پانی کے انتظام اور خاندانوں کی کفالت میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ خواتین کی یہ خدمات نہ صرف دیہی معیشت کو سہارا دیتی ہیں بلکہ مقامی ثقافت، روایتی ہنر اور خاندانی نظام کے تسلسل میں بھی بنیادی اہمیت رکھتی ہیں۔ اس کے باوجود ان کی بڑی